سورۃ الناس

آیاتہا ۶ ۱۱۴ سورۃ الناس مکیۃ ۲۱ رکوعہا ۱

یہ بھی سورۂ فلق کی طرح ہے کیونکہ یہ معوذتین میں سے ایک ہے۔ امام ترمذی نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسی آیات نازل کی ہیں جن کی مثل کو نہیں دیکھا گیا۔ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝ "(1)۔

امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے، اسے امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِکِ النَّاسِ ۝ اِلٰہِ النَّاسِ ۝

"(اے حبیب!) عرض کیجئے: میں پناہ لیتا ہوں انسانوں کے پروردگار کی، سب انسانوں کے بادشاہ کی، سب انسانوں کے معبود کی"۔

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ رب سے مراد لوگوں کے مالک اور ان کے امور کی اصلاح کرنے والا ہے۔ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ رب الناس ہے حالانکہ وہ تمام مخلوق کا رب ہے اس کی دو وجہیں ہیں: (۱) کیونکہ انسان بڑے باعظمت ہیں انسانوں کے ذکر سے یہ بتایا کہ وہ انسانوں کا بھی رب ہے اگرچہ وہ بڑے عظیم ہیں (۲) ان کے شر سے پناہ چاہنے کا حکم ہے ان کے ذکر سے یہ بتایا کہ انسانوں کے شر سے اللہ تعالیٰ ہی پناہ دیتا ہے۔

مَلِکِ النَّاسِ ۝ اِلٰہِ النَّاسِ ۝ لوگوں میں بادشاہ بھی ہیں اللہ تعالیٰ یہ ذکر کرتا ہے کہ وہ ان بادشاہوں کا بھی بادشاہ ہے۔ لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کی عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کا معبود اور الٰہ ہے اور اس سے پناہ طلب کرنی چاہیے اور اس کی پناہ لینی چاہیے نہ کہ دوسرے بادشاہوں اور عظماء کی پناہ لینی چاہیے۔

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۝

"بار بار وسوسہ ڈالنے والے بار بار پسپا ہونے والے کے شر سے"۔

یعنی شیطان کے شر سے۔ معنی ہے وسواس والے کے شر سے۔ مضاف کو حذف کر دیا گیا؛ یہ فراء کا قول ہے۔ وسواس واؤ کے فتحہ کے ساتھ اسم کے معنی میں ہے یعنی وسوسہ کرنے والا۔ اور واؤ کے کسرہ کے ساتھ یہ مصدر ہے اس سے مراد وسوسہ ہے اسی طرح زَلزال اور زِلزال ہے وسوسہ سے مراد دل کی بات ہے۔ یوں اس کا باب ذکر کیا جاتا ہے وسوست الیہ نفسہ

1۔ جامع ترمذی، فضائل القرآن، باب ماجاء فی المعوذتین، جلد 2، صفحہ 114

وَسوسة وِسوسة شکاری اور کتوں کی آہٹ اور زیورات کی آوازوں کو وسواس کہتے ہیں۔

اعشٰی نے کہا:

تسمع للحلی وَسْواسا إذا انصرفت

جب وہ واپس جاتی ہے تو تو زیورات کی ہلکی آواز کو سنتا ہے۔

ایک قول یہ کیا گیا ہے: وسواس خناس ابلیس کے بیٹے کو کہتے ہیں وہ اسے حضرت حواء کے پاس لے آیا اور اسے اس کے سامنے رکھا اور کہا: اس کی کفالت کیجئے۔ حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے پوچھا: اے حواء! یہ کیا ہے؟ حضرت حواء نے کہا: ہمارا دشمن یہ لایا ہے اس نے مجھ سے کہا: اس کی کفالت کیجئے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: میں نے تجھے کہا نہیں تھا اس کی کسی بات میں اطاعت نہ کریں اس نے ہمیں دھوکہ میں ڈالا یہاں تک کہ ہم معصیت میں واقع ہو گئے۔ حضرت آدم علیہ السلام بچے کی طرف بڑھے اس کے چار ٹکڑے کیے اور ہر چوتھائی حصہ کو ایک درخت کے ساتھ لٹکا یا وجہ اس پر ناراضگی وغصہ تھا ابلیس آیا اس نے پوچھا: اے حواء! میرا بیٹا کہاں ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے جو کچھ کیا تھا حضرت حواء نے اس کو بیان کر دیا۔ ابلیس نے کہا: اے خناس۔ وہ زندہ ہو گیا اور ابلیس کو جواب دیا ابلیس اسے لے کر حضرت حواء کے پاس لایا اور کہا: اس کی کفالت کیجئے حضرت آدم یہ السلام آئے اور اس بچے کو آگ کے ساتھ جلا دیا اور اس کی راکھ کو سمندر میں ڈال دیا۔ ابلیس آیا اس نے پوچھا: اے حواء! میرا بیٹا کہاں ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اس کے ساتھ جو کیا تھا وہ بتا دیا۔ ابلیس سمندر کی طرف گیا کہا: اے خناس! وہ زندہ ہو گیا اور آواز پر لبیک کہی وہ تیسری دفعہ اسے حضرت حواء کے پاس لایا اور کہا: اس کی کفالت کرنا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اسے دیکھ لیا اسے ذبح کیا اور اسے بھونا پھر دونوں نے اسے کھایا۔ ابلیس آیا اس نے حضرت حواء سے پوچھا: حضرت حواء نے اسے سب بتا دیا اس نے کہا: اے خناس! وہ زندہ ہو گیا اور اس کی آواز پر لبیک کہی اور ابلیس اسے حضرت آدم اور حضرت حواء کے پیٹ سے لے آیا ابلیس نے کہا: اس چیز کا میں نے ارادہ کیا تھا حضرت آدم علیہ السلام کے سینہ میں ہی تیرا مسکن ہے وہ انسان کے دل کو لقمہ بنائے رکھتا ہے جب تک انسان غافل رہتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہ اس کے دل کو پھینک دیتا ہے اور ابلیس پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ یہ واقعہ حکیم ترمذی نے ''نوادر الاصول'' میں وہب بن منبہ کی سند سے نقل کیا ہے میں اسے صحیح گمان نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اس کی صفت خناس سے لگائی گئی ہے کیونکہ یہ بہت زیادہ چھپا رہتا ہے۔ اس معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ (التکویر) اس سے مراد ستارے ہیں جو ظاہر ہونے کے بعد چھپ جاتے ہیں۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے یہ جملہ بولا جاتا ہے: خَنَسْتُهُ فَخَنَسَ میں نے اسے پیچھے کیا تو وہ پیچھے ہو گیا۔ أخنسته کا معنی بھی یہی ہے اسی معنی میں ابو العلاء حضرمی کا قول ہے:

وإنْ دَخَسُوا بالشرِّ فاعْفُ تكرُّما وإنْ خَنَسُوا عندَ الحديث فلا تَسَلْ

اگر وہ شر کے ذریعے فساد برپا کریں تو از روئے بزرگی انہیں معاف کر دیں اور اگر وہ گفتگو کے وقت پیچھے ہٹ جائیں تو

آپ ان کی باز پرس نہ کریں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ الشیطانَ واضعٌ خَطْمہ علی قلب ابن آدم فاذا ذکر اللہَ خَنَس واذا نَسِیَ اللہ التقم قلبَہ فوسوس (1) شیطان اپنی ناک انسان کے دل پر رکھے ہوئے ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائے تو اس کے دل کو لقمہ بنالیتا ہے اور اس میں وسوسہ اندازی کرتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ جب بندے (2) کا ذکر کرتا ہے تو شیطان اس کے دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور چلا جاتا ہے اور جب بندہ غافل ہوتا ہے تو اس کے دل کو لقمہ بنالیتا ہے تو اسے آرزو بھی دلاتا ہے۔ ابراہیم تیمی نے کہا: وسوسہ ڈالنے والا اپنے عمل کا آغاز وضو سے کرتا ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا: اسے خناس اس لیے کہتے ہیں کیونکہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو وہ شیطان لوٹ آتا ہے۔ خنس کا معنی لوٹنا ہے اس شعر میں یہ لفظ اس معنی میں استعمال ہوا ہے:

وصاحبِ یَنْتَعِسُ إمتِعاسا یزدادُ إن حَیَّیْتَهُ خِناسا

ابن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ الْوَسْوَاسِ ۬ الْخَنَّاسِ میں دو توجیہیں ہیں: (۱) وہ وسوسہ کے ذریعے ہدایت سے پھیرنے والا ہے (۲) وہ وسوسہ کے ذریعے یقین سے لوٹانے والا ہے۔

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾

''جو وسوسہ ڈالتا رہتا ہے لوگوں کے دلوں میں''۔

مقاتل نے کہا: شیطان خنزیر کی صورت میں ہوتا ہے وہ انسان میں یوں دوڑتا ہے جس طرح رگوں میں خون دوڑتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس امر پر تسلط عطا کیا ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے یہی مقصود ہے۔

صحیح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ ''شیطان انسان میں خون کے دوڑنے کی طرح دوڑتا ہے'' (3) مقاتل نے جو کہا یہ حدیث اسے صحیح ثابت کرتی ہے۔ شہر بن حوشب نے ابو ثعلبہ خشنی سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ وہ مجھے شیطان دکھائے اور ابن آدم جو اس کا مکان ہے وہ مجھے دکھائے میں نے اسے دیکھا اس کے ہاتھ انسان کے ہاتھوں میں ہیں اس کے پاؤں انسان کے پاؤں میں ہیں، اس کے راستے انسان کے جسم میں ہیں مگر اس کی ناک ہے جو کتے کی ناک کی طرح ہے انسان جب بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور چھپ جاتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خاموش ہوتا ہے تو شیطان اس کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ ابو ثعلبہ نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کے مطابق شیطان انسان کے جسم میں منتشر ہوتا ہے اور انسان کے ہر عضو میں اس کا ایک حصہ ہوتا ہے۔

1۔ الترغیب والترہیب، جلد 2، صفحہ 373، حدیث 2217

2۔ مسودہ میں یہ لفظ اللہ اسم جلالت پر پیش اور لفظ العبد پر زبر موجود ہے اس لیے یہ ترجمہ کیا گیا۔

3۔ شعب الایمان، فی تحریم أعراض الدنیا، جلد 5، صفحہ 322

عبدالرحمن بن اسود اور ایک اور تابعی سے مروی ہے جب کہ وہ بوڑھے ہو چکے تھے: میں بدکاری سے امن میں نہیں ہوں اور مجھے کوئی اطمینان نہیں کہ شیطان اس کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے اور اس میں کیل ٹھونک دے۔ یہ قول تجھے متنبہ کرتا ہے کہ شیطان انسان کے جسم میں منتشر ہوتا ہے۔ مقاتل کے قول کا بھی یہی معنی ہے۔ اس کے وسوسہ سے مراد یہ ہے وہ مخفی کلام کے ذریعے اپنی طاقت کی طرف بلاتا ہے آواز سنے بغیر اس کا مفہوم اس کے دل تک جا پہنچتا ہے۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

''خواہ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے''۔

یہ بتایا کہ وسوسہ ڈالنے والا کبھی لوگوں میں سے ہوتا ہے۔ حضرت حسن بصری نے کہا: یہ دونوں شیطان ہیں جہاں تک جنوں کے شیطان کا تعلق ہے وہ لوگوں کے سینوں میں وسوسہ اندازی کرتا ہے جہاں تک انسانوں کے شیطان کا تعلق ہے وہ علانیہ اس کے پاس آتا ہے۔ قتادہ نے کہا: جنوں میں سے شیاطین ہوتے ہیں اور انسانوں میں سے شیاطین ہوتے ہیں انسانوں اور جنوں کے شیاطین سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی سے کہا: کیا تو نے انسانوں اور جنوں کے شیاطین سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہی ہے؟ اس نے پوچھا: کیا انسانوں میں سے بھی شیاطین ہوتے ہیں؟ فرمایا: ہاں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ (الانعام: 112) (1) اسی طرح ہم نے بنایا ہر نبی کے لیے انسانوں اور جنوں کے شیاطین کو دشمن۔ ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ یہاں ناس سے مراد جن ہیں انہیں ناس اس طرح نام دیا گیا ہے جس طرح انہیں رجال قرار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ (الجن: 6) اس طرح انہیں قوم اور نفر کا نام بھی دیا۔ اس تعبیر کی بنا پر النَّاسِ کا عطف الْجِنَّةِ پر ہے یہاں تکرار الفاظ کے ساتھ اختلاف کی وجہ سے ہے۔ ایک عرب سے یہ ذکر کیا گیا اس نے کہا جب کہ وہ ایک واقعہ بیان کر رہا تھا: جاء قوم من الجن فوقفوا فقيل من أنتم؟ فقالوا ناس من الجن جنوں کی ایک قوم آئی وہ آ کر کھڑی ہو گئی ان سے پوچھا گیا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم جنوں میں سے ناس ہیں؛ یہی فراء کے قول کا معنی ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا: وسواس سے مراد شیطان ہے اور مِنَ الْجِنَّةِ یہ اس امر کی وضاحت ہے کہ وہ جنوں میں سے ہیں اور الناس کا عطف الوسواس پر ہے معنی یہ ہو گا کہہ دیجئے: میں وسواس کے شر سے لوگوں کے رب کی پناہ چاہتا ہوں جو جنوں میں سے ہے اور لوگوں کے شر سے بھی پناہ چاہتا ہوں۔ اسی وجہ سے مومن کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ انسانوں اور جنوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے۔ جنة یہ جنی کی جمع ہے جس طرح انس اور انسی کہا جاتا ہے ھاء جماعت کی تانیث کے لیے ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: ابلیس جنوں کے سینوں میں یوں وسوسہ اندازی کرتا ہے جس طرح لوگوں کے سینوں میں وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ اس تعبیر کی بنا پر فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ تمام کے لیے عام ہے اور مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اس کا بیان ہے جو اس کے سینے میں وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا

1۔ المحرر الوجیز، جلد 5، صفحہ 540

ہے: مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ کا معنی وہ وسوسہ ہے جو جنوں اور لوگوں کی جانب سے ہوتا ہے۔ یہ حدیث نفس ہے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا إنّ الله عزّ وجلّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عما حدثت به أنفسها مالم تعمل أو تتكلم به (1) اللہ تعالیٰ نے میری امت کے اس فعل سے درگزر فرمایا ہے جو اس کے دل میں وسوسہ پیدا ہوتا ہے جب تک وہ اس کے مطابق عمل نہ کرے یا اس کے مطابق گفتگو نہ کرے؛ اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مراد بہتر جانتا ہے۔

الحمدللہ آج مورخہ 31 مئی 2007ء بروز جمعرات بعد از نماز ظہر اس جز کا ترجمہ اختتام پذیر ہوا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں نیاز مندانہ التجا ہے کہ وہ اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے طفیل مجھ ناچیز پر اپنی توفیقات و نوازشات کا سلسلہ جاری رکھے جس طرح اس نے پہلے ہمت عطا فرمائی آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رکھنے کا حوصلہ عطا فرمائے میرے اساتذہ قبلہ محمد خان نوری مدظلہ، قبلہ ملک عطا محمد صاب مدظلہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور قبلہ قاضی محمد ایوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ میرے والدین پر کرم نوازی فرمائے۔

محمد بوستان عفی عنہ

1۔ صحیح مسلم، سورۃ الناس، جلد 2، صفحہ 1034-1033